

مشدق کے

جو اہر پارے

ایمیڈیسٹر فنڈ برابر ثقافتی تحفظ کی ایک رقم سے مغربی بنگال میں
بشن پور کے نادر فنون اور دستکاریوں کے تحفظ میں مدد کی جا رہی ہے۔

رنجیتا بسواسی



اطراف میں پھیلے ہوئے شاندار رنگوں میں بنتے کے
کامیابی کے ساتھ اپ کو خلیج پاگوڑا کی لال مٹی پر اس کے
لئے اس تجھے میں دیکھتے ہیں۔ تھن پور صرف تحریقی عظموں
وہ اس کو دیکھتے ہیں کیونکہ جھوٹی جھوٹی رواکوں
دریافت کی رولت ہاتھ آئے گی۔ اس تھرزوں کے بلن میں
ایک خراش پھیلا ہے جسے بشن پور دیکھتے ہیں۔ سبی وہ جگد ہے جو
پھر کے بہت سارے دوسرے جواہر پارے بھی اکھا کے
ہوئے ہے۔ انہی میں سے سک بکری کی روایتی صنعت ہے
جس میں بالوچی سازی بہت مشہور ہے جس پر راجاؤں اور

بنگال کا پاگوڑا جھوڑا دستکاری کا ایک خوبصورت ثبوت ہے۔ جو لوگ کافی اٹھ طریز اپورم آلف اٹھیا سے والق ہیں
ٹھات دیکھتے جانا ہوگا اور اس دوستان آپ کو ایک بیٹی بھا
جھی محدود نہیں ہے۔ یہ قصبہ ایک میکن علاقے میں آرٹ اور
مورچیاں اس شہر تھیم کا سرکاری نشان ہیں۔ بہر حال اگر آپ
کا تجسس آگے کچھ دور تک دیکھنے پر اکسار ہا ہو اور آپ یہ معلوم
ہوئے ہوں کہ جھوڑوں کی یہ شاندار جھوٹی جھوٹی رواکیاں
کرنا چاہئے ہوں کہ جھوڑوں کی یہ شاندار جھوٹی جھوٹی رواکیاں

ملکت کی راپید حالتی بنا لیا تھا۔ اس ملکت نے ۱۸۰۵ء اور
۱۸۰۶ء میں بڑی ترقی کی۔ ان حکمرانوں کی سرپرستی میں
آرٹ، پلی اور طیور کو فروغ حاصل ہوا۔ نہیں قشنه کو بھی شاہی
بیشن پور گلگت سے تقریباً ۱۵۰ کلومیٹر غرب میں واقع ہے اور
لال ملی والے ہر بیجوم والے خلیل کا حصہ ہے۔ یہ خلا بیجوم کے نام
(کرشن می کے ماننے والے) سری چوچی سے بہت متاثر ہے۔
اس کی بھرپور ہے جنگل (پبلانوں) کے حکمران کے خاندان
سے منسوب ہے جو اجنبی پہ خوف اور بے صہار تھے ۱۸۲۹ء میں
جن جن پر کرشن جی اور ان کی زندگی کی کہانی بڑی خوبصورتی کے
حکمراں میکھلاتے ۱۸۰۵ء میں بیشن پور کو اپنی زبردست
ساتھ کھکھلاتے ہیں کہ فتحاروں نے بڑی

مداخلوں کی چھاپ ہوتی ہے۔ یہ ایک طرح کی باریک پینٹنگ
ہے۔ گول ہائی کے چوں کا جن پر دیوبی دیوبادی کی تصویریں
پینٹ کی ہوتی ہوتی ہیں، ایک الٹھا رواجی تکمیل ہے۔ چھوٹی
چھوٹی گھنٹیاں اور جھنچ گھنٹے کی دست کاریاں ہیں۔ ایک
رواپی طرز کی موسیقی بھی ہے جو بیشن پور گھر ان کاہلاتی ہے۔ جھنڑ
یہ کہ جگہ بذات خود بدرگی تندی سی براہ راست کا ایک مرکز ہے۔
باتیات کے چاندلوں کا خیال ہے کہ بیشن پور کی دشکاریوں اور
دشکاریوں کو بھوٹی طرز پر جھوٹا رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے
مناسب طریقے سے غیرہ سازی کی ضرورت ہے۔ اسی پس مظر
میں اس مظہور شہزادہ اہم اور ایک رقم کی ایمیت بذاتہ جاتی ہے جو حال
تی میں ۲۰۰۵ء میں شفاقتی عدالت کے لئے امریکا غیر کے لئے
آرٹ اور پلر کے درش کے لئے اٹھن پھٹل درش کی شاخ مفری
بیکال کے ایک پروجیکٹ کے لئے دی گئی ہے۔ اس پروجیکٹ کی
یاد ۱۸۰۵ء میں ہے۔ امریکی کاگرنس لے چاہی خانوں کی
توہیرات، قدریم اور تاریخی مقامات اور عوایتی پہنچشوں کے تحفہ
میں بھلوں کی امدادی فرض سے ۲۰۰۵ء میں پیٹلا قام کیا تھا۔

کلپل درش کے لئے اٹھن پھٹل درش ۱۹۸۳ء میں فتحیوں
آف اٹھیا مانتے وقت قام کیا گیا تھا۔ عدالت کی آمد اور غصیت
پوپلی جا کر مشہور سورخ کپل و آسان اور ان کے ہم خیال و مگر
اسکاروں نے گھوں کیا کہ ہندوستان کے ٹھکر آہار قدیم کی
طرف سے تحفاظی کو شھوں کے علاوہ ملک میں بھرپوری تاریخی
تماراٹ، چاری روایات وغیرہ کو حفظ کرنے کے لئے
پروجیکٹوں کی ضرورت ہے۔ اسی وقت سے وہ درست مختلف
ریاستوں میں پیشہ وارہ ماہروں کے تحریرات کے مطابق کام
کر رہا ہے۔ بیشن پور کی حیثیت کو جاری شہری درش کا ایک مرکز
تصور کرتے ہوئے اور اس کے نزدیک آرٹ اور دشکاریوں کو
حفوظ کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ پروجیکٹ اقام
حمدوں کے ادارہ برائے تعلیم و تکلف پر نیکوسوے درخواست کرنے
والا ہے کہ اس کو عالمی درش کا ایک مقام حلیم کیا جائے۔ اس کو
شش میں سیم کے فلٹ سے مدد لے گی۔ پروجیکٹ کا باطن امارہ
تعمیرات انجمن ہزا کچھ ہیں کہ ”بیکال کے شفاقتی قشنه میں بیشن پو
کا ایک غیر معمولی مقام ہے۔ گھوٹوں میں یہ واحد بیکالی شہری
بمحض تعمیرات ہے اور دوسرے مقامات، ماسوا گور اور پالاؤ،
نوآپا دیاںی دوڑ کے شہر ہیں، جو برتاؤی دو ریکوٹ میں آباد
ہوئے۔ بھرپور آپارک کے میدانی علاقے سے نہتھا قاطلے پر اور

دائیں اوہر: فن کا قابل تعریف نہونہ۔ ثیرا کونا سے بنا
شیام مندر۔ بائیں: وشنو پور کا راہداہ شیام مندر۔ لال ملی
کا بہت ہی خوب استعمال ہوا ہے۔



فن کی مشترکہ میراث

ذمہت سے کام لیتے ہوئے وہاں دستیاب الائچی استعمال کی اور ایک خالی طریقے سے اس طرح پہلیا کر پائیدار مثالیں تیار ہوں۔ یہ راستش پتھر پر کندہ کے جانے کا تصور یہاں کرتی ہیں۔ مندرجہ کو بھل طرز پر قبر کیا گیا ہے۔ حزا کبھی ہیں کہ کسانوں کے پوسٹ کے چھپروں ہجتی ڈھالوں چھیس ہنالی گئی ہیں جن سے رہائی تیر کا گمان ہوتا ہے۔ سب سے سادہ طرز دو چھتوں والا ہے۔ بعد میں زیادہ ویجدیہ طرز اختیار کے گئے جنہیں چار چھتوں والا یا آٹھ چھتوں والا کہا جاتا ہے۔ رادھا خود مندرجہ اور کشوارے مندرجہ ان تحریکات کی چند مثالیں ہیں۔ مشہور راجہ جہنم گھر کے زمانے (۱۶۰۰ء) میں تیر کیا جانے والا رسم اُنچی بالکل مفرط ہے جو رساپوں کا کہنا نہیں میں، بلکہ پوری ساری سورتوں کے لئے گھنکھنکا کیا گیا۔ ایک تراں تحریر ہے کہ کھانا ہے کہ کرشن ہی اور ان کی گویاں نے چانکی چھوڑ ہوئی راست کو حص کیا تھا۔ یا ایک اہرام جیسی چھت ہے اور لوہہ مٹی سے بنی کری پر عمارت کی تحریر ہوئی ہے اور جگد کو یہ کبود گھمے تین ہندو گلزاریوں سے گھبر دیا گیا ہے۔

بشن پور فوج روشنگر کت کی الیٰ التیم کا ایک بڑا مرکز بھی بن گیا۔ ۲۴ ہم اس حقیقت سے افادہ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ تیر آریائی (تیائی) اور آریائی شفافی رواجتوں کے تعمیم پر واقع ہے۔ علام راجہ

قائد اُن سے تھے اور انہوں نے اپنے سلطے برقرار کر گئے تھے۔ حتیٰ کہ پہلیوں کا سب سے اہم تجوہ رکھا گیا جو جیسی بیان جس طرح منایا جاتا ہے اس میں قائدی ثافت کے خاصروں میں

دو سو برس پہلے ملاویوں نے تیر علوتوں میں لوگوں کی ضرورتی پوری کرنے کے لئے پانی اکٹھا کرنے کا تحریر بھی کیا تھا۔ یہے بڑے پڑے شاہزادہ اُناب آج بھی موجود ہیں جو بشن پور کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ ان میں الالہ بندوبست سے زیادہ مشہور ہے۔

اس پر جیکٹ سے ان تمام موجودہ روایات کی تہرس تحریک کرنے میں مدد ملتے ہیں۔ اس کوشش میں آج بھی کوئی خصوصیات

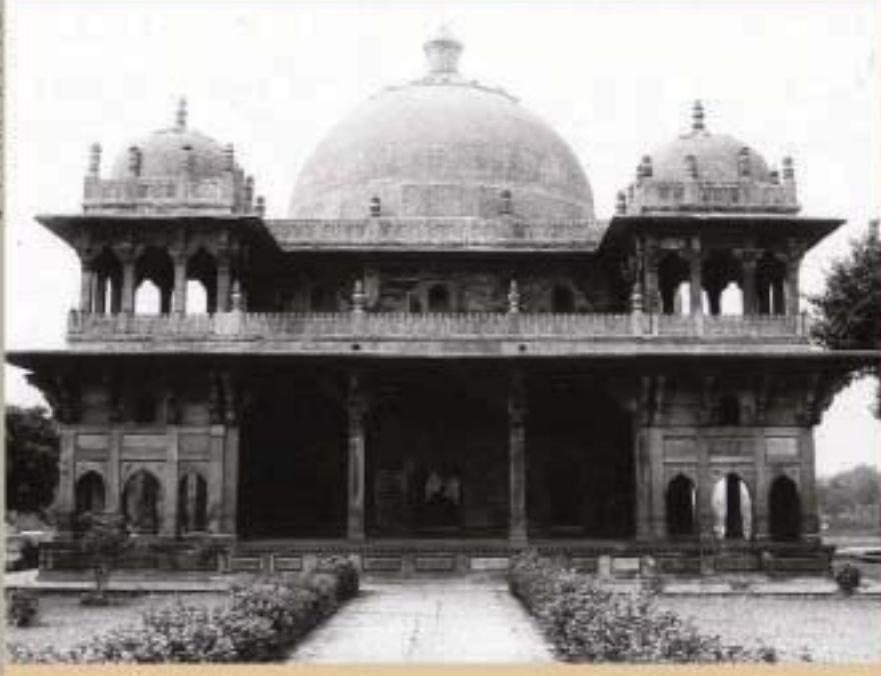
میں شامل ہیں۔ ان میں الالہ بندوبست سے زیادہ مشہور ہے۔

ان کو برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ روایات باقی رہیں۔ ”عطا لیوگوں کو شریک کرنے اور ان کی دوچیساں بڑھانے کی وجہ سے انہیں اپنے ثانی دشمن کے تحفظ پر فخر کا احساس ہو گا اور اس کام میں وہ خود مدد کریں گے۔ اسے مرکزی دھارے میں شامل کرنے سے ملک اور بھروسی ملک کے زیادہ سیاح اس طرف راضی ہوں گے اور آگے جل کر اس کی برقراری میں مددگار ہو گے۔

بشن پور ماضی و حال کی ایک روایت بخیجہ جا رہا ہے اور اگر اس کو پونچ کو سے مختاری مل گئی تو اُنکی ایک خوبی جیسی ہے

جاءے گا۔

□



فلابرائے ۲۰۰۵ میں تھوڑے کے ایک مقامی گروپ پنڈ کی ایسٹ اینڈ ویسٹ انجمنگل سوسائٹی کے لئے بھی ایک رقم مختار کی گئی ہے جو بہار کے جو ۲۵ رہائشی علاقوں میں سردے کر کے ۱۵ اوپس اور ۱۹ اوپس صدی کے اسلامی اور ہندو قبیلہ اور میارات کی تہرس سازی کے لئے ہے تاکہ آنکھوں کے لئے ان کی نمائندگی کی جاسکے۔

اس پر جیکٹ سے ان ہندو اور اسلامی دریا کا ہائے پانیم خاہر ہو گا جو محمد و سلی کے بھاری میں فرضیہ پر فوجی۔ پنڈ کی خدا بخش اور شہری مخصوصیات اور کشتوں کے اہتمام، دریا کے تحفظ عوام میں آگئی پیدا کرنے اور غیر مکونتی اداروں، مہاجرین تحریرات اور شہری مخصوصیات اور کشتوں کے ساتھ دور کشاپ چلانے میں اس سوسائٹی کی مدد کرے گی۔ اس لاہوری میں تقریباً ۲۰ ہزار شرقی مخطوطات اور ڈھانی لاکھ کتابوں کا قیر معمولی ذخیرہ ہے۔ یہ لاہوری قائم تربت پہلے ہوئی تھی لیکن بہار کے مولوی خدا بخش خان نے ۱۸۹۱ء میں اس کو حمام کے لئے کھووا۔ اس وقت اس میں ۳ ہزار مخطوطات تھے جن میں سے ۱۱۳۰۰ء کے والد مولوی محمد نکاش کا ملیہ تھے۔



لوہ: میر میں شاہ
دولت کا مقبرہ جس

ابراهیم خل نے مل

بلشادہ جوہانگیر ک

دور میں تعمیر کیا
مشرقی ہندوستان

میں بعل دور کی تعمیر
کا پہترین نمونہ۔

بلشادہ مقبرہ پر کندہ
لوہ